(28)

قرآن مجید کی رُو سے الٰہی جماعتوں کا مقام

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے اُسے وہ وافر جگہ اور ہر قسم کی کشائش عطا فرماتا ہے

(فرمودہ 4 /اکتوبر 1957ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے شیطان کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو اُس نے اِس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ۔1 میں آدم کو کس طرح سجدہ کر سکتا ہوں۔ میں تو اُس سے بہتر ہوں۔ کیوں بہتر ہوں؟ اس لیے کہ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔2 میری فطرت میں تُو نے آگ پیدا کی ہے اور اُس کی فطرت میں تُو نے طینی مادہ رکھا ہے۔ طین اُس مٹی کو کہتے ہیں جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور جس مٹی میں پانی ملا ہوا ہو اُس سے جو چاہو بنالو۔ لوگ ایسی مٹی سے قسم قسم کے کھلونے اور گھوڑے وغیرہ بناتے ہیں اور جس شکل میں چاہتے ہیں اُسے ڈھال لیتے ہیں۔ پس اُس نے کہا کہ آدم کو تو تُو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے اور میری فطرت میں تُو نے آگ کا مادہ رکھا ہے۔ یعنی آدم کو تو جو بات بھی کہی جائے وہ مان لیتا ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ مگر میرے اندر سرکشی کا مادہ اور غصہ پایا جاتا ہے۔ میں کسی دوسرے کی اطاعت کرنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ پھر میرا اور اس کا جوڑ کیا ہے؟

اِس واقعہ پر غور کر کے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف مختلف رنگوں میں غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ ہم احمدیوں کے گھر جلا دیں گے، ان کا کھانا پینا بند کر دیں گے اور انہیں ہر قسم کی تکلیفیں پہنچائیں گے اُن کا کیا مقام ہے اور ہمارا کیا مقام ہے؟ کوئی بتائے کہ کبھی احمدیوں نے بھی ایسا کہا کہ ہم غیر احمدیوں کے گھر جلا دیں گے اور اُن پر اُن کی زندگی تنگ کر دیں گے؟ لیکن ہمارے مخالف ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ بلکہ 1953ء میں انہوں نے عملاً ایسا کیا اور کئی احمدیوں کے گھر جلا دیئے۔ اور اب تک یہی کہتے رہتے ہیں کہ ہم ان کی زندگی ان پر ایسی تنگ کر دیں گے کہ ملک میں رہنا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ جیسا پہلے انبیاء کے مخالف کہا کرتے تھے کہ ہم ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے اور ان کے لیے جینا دوبھر کر دیں گے۔3

بعض منافق آجکل کہتے ہیں کہ ربوہ والے بھی بعض لوگوں کے لیے اتنی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں کہ اُن کا وہاں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ درست ہے تو اس کا علاج آسان تھا۔ قرآن کریم سے پتا لگتا ہے کہ اگر مومن کو کسی مقام پر شدائد میں مبتلا کیا جائے تو وہ وہاں سے ہجرت کر جاتا ہے4 اور ہجرت کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً۔5 جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے اُسے رہائش کے لیے وافر جگہ اور ہر قسم کی کشائشِ رزق حاصل ہوگی۔ پس اگر کسی کو ربوہ کے رہنے والے مشکلات میں مبتلا کرتے ہیں تو ربوہ پاکستان کا نام نہیں۔ وہ ربوہ کو چھوڑ کر لاہور جا سکتا ہے، ملتان جا سکتا ہے، گجرات جا سکتا ہے، بہاولپور جا سکتا ہے، کراچی جا سکتا ہے، کوئٹہ جا سکتا ہے۔ اِسی طرح دوسرے مقامات پر جا سکتا ہے اور قرآنی وعدہ کے مطابق کشائشِ رزق حاصل کر سکتا ہے۔ پھر اُس کے لیے کسی تشویش اور فکر کا کونسا مقام ہے۔ پس یہ اعتراض محض قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ مومن ہوں گے اور کسی مقام سے ہجرت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے دروازے اُن کے لیے کھول دے گا اور ہر قسم کی کشائش انہیں حاصل ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ کے اِس واضح ارشاد کے باوجود وہ ربوہ کو چھوڑ کر نہیں جاتے تو وہ خدا تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ اور اگر ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ ہر جگہ اُن کی عزت کے سامان پیدا نہیں کرتا اور ان کے لیے برکتوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے صرف

دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر وہ مومن ہیں اور کسی مقام پر ان کو شدید تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے تو انہیں ایسے شہر میں نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اور دوسرا اصول یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ہجرت کے وقت ان کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہمارا مستقبل کیا ہوگا؟ تو انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ خدا نے زمین میں بڑی وسعت رکھی ہے۔ وہ جہاں بھی جائیں گے خدا تعالیٰ اُن کے لیے ہر قسم کی کشائش کے سامان پیدا فرما دے گا اور ان کی کامیابی کے رستے کھول دے گا۔ پس اِس قسم کا اعتراض کرنے والے دونوں صورتوں میں مجرم ہیں۔ اگر واقع میں ربوہ والے مشرکینِ مکہ جیسے مظالم کرتے ہیں تو اُن کا ربوہ کو نہ چھوڑنا انہیں مجرم بناتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسی بستی سے مومن کو ہجرت کر جانی چاہیے۔ اور اگر ربوہ چھوڑنے کے بعد باہر کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ترقی اور عزت نہیں ملتی تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے کیونکہ خدا کہتا ہے کہ جو شخص سچی ہجرت کرتا ہے اُسے عزت ملتی ہے اور اُس کی ترقی اور کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے کہنے کے باوجود ان کو عزت نہیں ملتی تو پھر دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہے یا تو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہنا پڑے گا یا پھر ان کو جھوٹا کہنا پڑے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ یہی ماننا پڑے گا کہ خود اُن کے اندر کوئی ایمان باقی نہیں رہا۔ مثلاً اِنہی لوگوں کو دیکھ لو جو ہم سے پچھلے دنوں علیحدہ ہوئے ہیں۔ وہ منہ سے تو نہیں مانتے لیکن عملاً یہی صورت ہے کہ پیغامی ان کی مدد کر رہے ہیں۔ مگر دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ابھی ان کی علیحدگی پر پورا سال بھی نہیں گزرا۔ گزشتہ اکتوبر میں مَیں نے ان کے اخراج کا اعلان کیا تھا۔ گویا صرف ایک سال ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ پر قیاس کرتے ہوئے فرض کر لینا کہ انہیں ہمیشہ کے لیے عزت حاصل ہوگئی ہے محض خام خیالی ہے۔ کم از کم تین چار سال تک وہ باہر رہیں اور خدا تعالیٰ ان کی ہر قدم پر مدد کرتا رہے تو پھر بے شک کوئی بات بھی ہے ورنہ عارضی طور پر تو شیطان بھی بھرّے 6 دے دیتا ہے۔ آخر پیغامیوں نے ہی ان کو ورغلایا تھا۔ اگر وہ اِس وقت ان کی کوئی مدد نہ کریں تو انہیں اپنی بدنامی کا ڈر ہے۔ اس اصل مدد کا پتا اُسی وقت لگے گا جب تین چار سال گزر جائیں گے۔ پھر اندازہ لگایا جا سکے گا کہ ان کی مدد عارضی تھی یا مستقل۔

مصری صاحب کو دیکھ لو! پیغامیوں نے کس زور شور سے انہیں اپنے سر چڑھایا تھا۔ مگر اَب ان کی کوئی عزت ان میں باقی نہیں رہی۔ وہ اِس اُمید میں اُن کے پاس گئے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب کا

قائم مقام ہو کر میں اُن کا سردار بن جاؤں گا۔ مگر ہوا یہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی وفات کے قریب جن لوگوں کے متعلق وصیت کی کہ انہیں میرے جنازے کو بھی ہاتھ نہ لگانے دیا جائے ان میں مصری صاحب کا بھی نام تھا۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ صبر کے ساتھ ایک مدت تک انتظار کرنا چاہیے اور پھر دیکھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ جو کچھ مصری صاحب کے ساتھ ہوا وہی سلوک ان سے بھی کیا جائے گا۔ بلکہ ممکن ہے مولوی صدرالدین صاحب بھی اعلان کر دیں کہ میرے مرنے کے بعد رازی وغیرہ میری شکل دیکھنے کے لیے نہ آئیں اور اس طرح ان کو پتا لگ جائے گا کہ وہ خدائی مدد سے محروم ہیں"۔ (الفضل 22 ر اکتوبر 1957ء)

1: الاعراف: 13

2: الاعراف: 13

3: لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ (الاعراف: 89)

4: وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا (النحل: 42)

5: النساء: 101

6: بھرّے: بھرّا: دھوکا۔ فریب (فیروز اللغات جامع فیروز سنز لاہور)